(۴۶)

جب مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا تو وہ عزت اور مرتبہ سے محروم ہو گئے

(فرمودہ ۶۔نومبر ۱۹۱۴ء)

حضور نے تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک زمانہ قوم پر ترقی کا ہوتا ہے اور ایک ایسا بھی زمانہ آتا ہے جبکہ اس قوم کا ہر ایک قدم تنزل کی طرف جاتا ہے۔کسی زمانہ میں مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے بڑی عزت اور بڑا رتبہ دیا تھا اور بہت بڑھایا اور بڑی حکومت دی تھی اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا معاملہ ان کی نیکی، ان کے تقویٰ اور ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے تھا۔سینکڑوں سال تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال کا معائنہ اور مشاہدہ کیا۔لیکن پھر جب انہوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ[1] خدا تعالیٰ تو بڑا وفادار بڑی محبت کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا اور اپنے بندوں سے بڑا ہی اُنس رکھنے والا ہے۔مگر جب لوگ گندے، بدکار اور شریر ہو جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب اُن پر نازل ہوتا ہے۔یہ کیا ہی پاک قانون اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ کسی قوم کی وہ حالت جس میں وہ ہوتی ہے اور جن آراموں جن سکھوں اور جس قدر ترقی میں ہوتی ہے اس سے وہ نہیں ہٹاتا۔جس مزے اور جس آرام و آسائش سے وہ زندگی بسر کر رہی ہوتی ہے اسی میں رہنے دیتا ہے جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت نہیں بدل ڈالتی۔اور جب وہ اپنے نفسوں کی حالت کو بدل کر گندی اور ناپاک ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ اس سے اپنے انعامات چھین لیتا ہے۔

دیکھو اور غور کرو کہ اگر کوئی انسان اپنی آنکھوں کو عمدگی اور احتیاط سے ان قواعد کے ماتحت استعمال کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کے متعلق فرمائے ہیں تو اس کی آنکھیں کبھی اندھی نہیں ہوتیں مگر اس شخص کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں جو کہ خدا کے بتائے ہوئے قوانین سے ایک طرف چلا جاتا ہے۔غرضیکہ خدا کبھی کسی سے انعامات نہیں چھینتا لیکن انسان آپ ہی اپنے آپ کو ایسا بنا دیتا ہے کہ انعاموں کے قابل نہیں رہتا۔آج کل بھی مسلمانوں کے لئے بڑی تباہی اور ہلاکت کے دن آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔مگر تم خوب یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ظلم نہیں ہے اور نہ ہی خدا کبھی کسی پر ظلم کرتا ہے۔اَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ[۲] ایسے موقع پر ہزاروں انسان گھبرا گئے ہوں گے اور بہت سارے لوگ تو خدا تعالیٰ کی ہستی اور دین اسلام کی سچائی پر ہی شبہ کرنے لگ جائیں گے کیونکہ وہ خیال کریں گے کہ جس دین پر چل کر ہم کو اس قدر مصائب برداشت کرنے پڑے ہیں وہ سچا نہیں ہو سکتا۔مگر تم یہ شبہات جن لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوں گے ان کی حالت کو دیکھو اور ان کے نفسوں کا مطالعہ کرو۔آج عام مسلمانوں کی حالت ان کے علماء کی حالت ان کے امراء کی حالت ان کے صوفیاء کی حالت ان کے حکمرانوں کی حالت ان کے بادشاہوں کی حالت کو دیکھو کہ وہ کیسے ہیں۔کیا وہ اس قابل ہیں کہ ان کیلئے خدا تعالیٰ کے انعامات قائم رہیں ان کی حالتیں دیکھ کر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا نے جو تباہی ان پر نازل کی ہے یہ اس کے پورے مستحق تھے۔خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا وہ مسلمان جو تختِ حکومت پر متمکن ہیں اور وہ جو بادشاہت کے دعویدار رہیں اور وہ جو کسی ملک کی حکومت کی باگ اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہیں اول درجہ کے بدکار، دین سے غافل، نماز سے غافل، روزے کے تارک اور حج کے تارک ہیں۔پھر اخلاق اور عادت میں نہایت گندے اور خطرناک قسم کی بدکاریوں میں گرفتار پائے جاتے ہیں۔

پس ان کے ایسے اعمال کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پرواہ ہے کہ وہ ان کو بادشاہت پر قائم رکھے۔اور اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ اپنی پیاری مخلوق کی باگ ایسے ظالموں کے ہاتھوں میں دے دے اور اپنے بندوں پر ان خونخوار انسانوں کو حکومت کرنے کی اجازت دے جبکہ کوئی عقل مند انسان کبھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا بیٹا ظالم اور ناترس استاد کے قبضہ میں ہو جو کہ مار مار کر اس کا چمڑا بھی اُتار دے۔تو پھر خدا تعالیٰ کس طرح یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی

مخلوق کی باگ ظالم لوگوں کے ہاتھوں میں دے دے۔ سواب مسلمانوں نے اپنی کرتوتوں اپنی بداعمالیوں اپنی شرارتوں اور اپنی خباثتوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا دیا ہے اور اب منشائے الٰہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک مسلمانوں کی جو نام کی حکومت تھی وہ بھی نہ رہے اور یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں کرنے والوں کے تباہ ہونے کے کئی ایک نمونے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے کئی سلطنتوں کو ذلیل و خوار ہوتے دیکھا ان کیلئے بڑا موقع تھا کہ یہ ان سے عبرت حاصل کرتے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرتے۔ قرآن شریف کی طرف لوٹتے۔ مگر یہ اپنی بدکاریوں سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے بلکہ آگے بڑھتے گئے۔

سو خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ صادر ہو گیا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام کی حکومت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی پھر مسلمانوں کی وہی حالت ہو جائے گی جو کہ اس وقت یہودیوں کی ہے۔ مسلمان ذلیل اور خوار ہوتے رہیں گے۔ اس وقت یہ خدا تعالیٰ پر کسی قسم کا اعتراض کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے کیونکہ خدا نے ان کو بڑے موقع دیئے اور بڑے بڑے نظارے ان کو دکھائے اور بارہا ان سے درگزر کیا اور کئی دفعہ ان کو متنبہ کیا کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ لیکن یہ اندھوں کی طرح ان نظائر سے گزرتے گئے اور کچھ پرواہ نہ کی اور خدا کے حکموں کو پس پشت ڈال دیا اس لئے اب ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جو ان کی حکومت اس وقت تک قائم ہے اس کو بھی مٹا دیا جاوے۔ موجودہ وقت کے پیدا شدہ اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی ہے کہ ان ظالم ہاتھوں سے حکومت لے کر امن دینے والے ہاتھوں کو دے دی جائے۔ اہل یورپ نے باوجود عیسائی ہونے کے دنیا سے نیک سلوک کیا۔ چنانچہ یورپین قوموں کے تحت جو رعایا ہے وہ بہت آرام اور آسائش میں ہے لیکن وہ جو مسلمان کہلانے والے ہیں ان کی رعایا کو کوئی آرام نہیں۔ ان مسلمانوں کے اخلاق اور اعمال گندے ہو گئے ہیں۔ اور وہ جو خلیفۃ المسلمین کہلاتے ہیں انکی نسبت عیسائی لوگ رعایا کیلئے بہت زیادہ مفید اور مہربان ہیں۔ مذہب کو ایک طرف رہنے دو۔ کچھ اخلاق ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں سارے انسان مشترک ہو سکتے ہیں۔ اسی لحاظ سے عیسائی بادشاہوں اور امراء کی حالت کا مقابلہ مسلمان بادشاہوں اور امراء سے کرو اور دیکھ لو کہ ان عیسائی بادشاہوں کی حالت ان سے بدرجہا اچھی اور اعلیٰ ہے۔ جس قسم کی بدکاریاں ان مسلمان بادشاہوں اور امراء میں پائی جاتی ہیں عیسائی بادشاہوں اور امراء میں وہ نہیں ہیں۔ مسلمان غفلت اور خود فراموشی کے گڑھے

میں گرے ہوئے ہیں لیکن عیسائی اپنی رعایا کو سکھ دینے اور دکھ دور کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ مسلمان اپنے محلوں میں بیٹھے اپنے لئے روپیہ جمع کرتے اور عیش وعشرت میں دن رات گزارتے ہیں۔ اس لئے وہ جو ازل سے مقدر ہو چکا ہے اس کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اب اس خدائی فیصلہ کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ چند دن ہی ہوئے کہ مجھے ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہوا تھا کہ آپ کا ٹریکٹ پڑھا ہے (یہ بنگالی زبان میں لکھا ہوا تھا) جس میں آپ نے لکھا کہ مسیح اور مہدی آ گیا لیکن جب تک قسطنطنیہ کی بادشاہت تباہ نہ ہولے اس وقت تک مسیح اور مہدی نہیں آ سکتا۔ اس خط کو آئے ہوئے ابھی پانچ ہی دن ہوئے تھے کہ خدائی حکم صادر ہو گیا کہ لو جو یہ مسلمانوں کی نام کی حکومت باقی تھی اس کو بھی ہم مٹا دیتے ہیں۔

سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے اور خدا کا غضب ہے جو مسلمانوں پر نازل ہونے والا ہے۔ وہ انسان بڑا احمق ہے جو خدائی فیصلہ پر اعتراض کرتا ہے اور وہ انسان ہے جو خدا کے حکم کے خلاف آواز بلند کرتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے جو کچھ کیا ہے انصاف سے کیا ہے اور ترکوں سے جو ان کی نادانی کی وجہ سے سلوک ہونے والا ہے وہ اس کے پورے طور پر حقدار تھے۔ ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ بغداد کی تباہی اور بربادی کے وقت شہر کے امراء اور رؤسا ایک ولی اللہ کے پاس گئے اور کہا کہ شہر کو تباہی سے بچنے کے لئے دعا کرو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں دعا کیا کروں مجھے تو آسمان سے آواز آ رہی ہے کہ یَا اَیُّهَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّارَ ۳؎ اے کافرو! فاجروں کو قتل کرو۔ پس وہ خدا جس نے اس وقت فاجر مسلمانوں کو کفار کے ہاتھوں قتل کروا دیا تھا وہی آج کل کے فاجروں کو کافروں سے قتل کروانے کا منشاء رکھتا ہے کیونکہ یہ اس کے دین کیلئے روک کا موجب ہو رہے ہیں۔ دیکھو عیسائی ملکوں میں جس آزادی کے ساتھ عیسائی مذہب کی تردید ہو سکتی ہے ایسی مسلمانوں کے ملکوں میں نہیں ہو سکتی۔ ترکوں کی حکومت میں کسی کو اجازت نہیں کہ عیسائیوں کے خلاف کچھ کہے یا لکھے۔ عیسوی مذہب کے خلاف لکھنے والے سزائیں پاتے اور ان کی کتابیں ضبط کر لی جاتی ہیں۔ لیکن خیال کرو کہ انگریزوں کی حکومت میں ہم کس آزادی سے عیسائیت کی تردید کرتے ہیں اور کتابیں لکھتے ہیں اور خواہ انہی کے ہاتھوں میں کتابیں دی جائیں تو بھی وہ بُرا نہیں مناتے۔ بلکہ سنجیدہ اور فہیم لوگ اسلام کی سچائی کو قبول بھی کرتے ہیں۔ اور جب تک کوئی شخص جوش غضب سے اندھا ہو کر ان کے مذہب پر حملہ نہ کرے وہ کچھ نہیں کہتے۔ اسلامی حکومتوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ آج

پچیّس چھبیس سال ہونے کو ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو اپنے سلسلہ کی طرف بلایا۔لیکن گورنمنٹ نے کبھی اتنا بھی نہ پوچھا کہ کیوں تم ایسا کرتے ہو بلکہ ہر وقت آپ کی معین و مددگار رہی۔لیکن کابل میں ایک شخص نے کہا کہ میں مسیح موعود کو مانتا ہوں تو وہ اس جرم میں سنگسار کر دیا گیا۔کیا برٹش گورنمنٹ نے کسی احمدی کو کبھی قید میں ہی رکھا ہے یا کیا کبھی کسی سے تعرض ہی کیا ہے۔ ہرگز نہیں تو پھر جب خدا تعالیٰ کے دین کیلئے اس حکومت کا وجود بابرکت ثابت ہوا ہے تو اس کا مقابلہ اسلامی حکومتیں کس طرح کرسکتی ہیں چونکہ اسلام کی ترقی مسیح موعود سے وابستہ ہے اور کوئی فرقہ دنیا میں دوسرے مذاہب پر غالب نہیں آسکتا مگر وہی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہو گیا ہے وہ مسلمان جنہوں نے احمدؑ سے اپنا تعلق نہیں جوڑا وہ گرتے ہی جائیں گے۔اور گرتے گرتے یہودیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ یہودی موسیٰ علیہ السلام کے نائب کا انکار کرنے کی وجہ سے ذلیل ہوئے تھے۔اور انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائب کا انکار کیا ہے چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان سے بہت بلند ہے اس لئے آپ کے نائب کا انکار کرنے والوں کی ذلت یہودیوں سے بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ان کیلئے یہودیوں کی نظیر موجود تھی اور یہودیوں کے لئے کوئی نظیر نہ تھی۔یہودیوں نے حضرت مسیح کو کہا کہ چونکہ ایلیاء نبی آسمان سے نہیں آیا اس لئے ہم اس کے آنے سے پیشتر تمہیں کس طرح مان سکتے ہیں۔اور حضرت مسیح نے کہا کہ یحییٰ ہی ایلیاء تھا[۴] تو گویا حضرت مسیح نے بتا دیا کہ آسمان سے اترنے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔یعنی آسمان سے آنے والے کی صفات رکھنے والا اس سے مراد ہوتی ہے۔مسلمانوں کے پاس یہ ایک بڑی بھاری شہادت موجود تھی۔مگر باوجود یہ کہ مسیح موسوی سے مسیح محمدیؑ کی شان بڑھ کر تھی انہوں نے انکار کر دیا۔اور اس مسیح کو سخت دکھ دیئے۔تم یہ مت سمجھو کہ انہوں نے چونکہ مسیح موعود کو صلیب پر نہیں چڑھایا۔اور یہودیوں نے تو مسیح ناصری کو صلیب پر چڑھا دیا تھا اس لئے مسیح موعود کو انہوں نے کوئی دکھ نہیں دیا۔ان کا ایسا نہ کر سکنا ہم پر کوئی احسان نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو گورنمنٹ برطانیہ کا ہم پر احسان ہے۔خدا تعالیٰ نے اسلامی حکومت کے سلوک کا نمونہ تو دکھا دیا تھا کہ مسیح کو نہیں بلکہ اس کے ایک خادم کو اس نے سنگسار کر دیا۔اور سنگسار کرنا صلیب پر چڑھانے سے بہت زیادہ تکلیف دہ ہے۔

پس اسلام کی ترقی احمدی سلسلہ سے وابستہ ہے اور چونکہ یہ سلسلہ مسلمان کہلانے والی

حکومتوں میں نہیں پھیل سکتا اس لئے خدا نے چاہا کہ ان کی جگہ اور حکومتوں کو لے آئے تا اس سلسلہ حقہ کے پھیلنے کے لئے دروازے کھولے جائیں۔ مصر میں انگریزی حکومت ہے وہاں ہم آزادی سے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن عرب میں، شام میں، کابل میں اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ کسی رئیس کی پناہ لے کر یا خفیہ طور پر نہ کریں۔ پس مسلمانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے تمہاری ترقی کے لئے راستہ کھول دیا ہے تم خدا کے حضور گر جاؤ اور بہت دعائیں کرو کیونکہ اگر ایک طرف ترقی کا زمانہ قریب آ رہا ہے تو دوسری طرف دنیا کی خطرناک تباہی بھی قریب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قوموں کی ظاہری حکومتوں کے مٹنے کے ساتھ اُن کے زور بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور وہ دنیا کی نظروں سے گر جاتی ہیں۔ لیکن ہم تو اس خدا کے ماننے والے ہیں جو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۔ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ[۵] کا نظارہ دکھا سکتا ہے۔ سو بے شک ترکوں کی حکومت خطرہ میں ہے۔ جس کو مکہ اور مدینہ کی محافظ کہا جاتا ہے مگر تم مسیح موعود کے اس ارشاد کو یاد رکھو کہ اس وقت تک مکہ اور مدینہ ترکوں کی حفاظت کرتا رہا ہے نہ کہ ترک اس کے محافظ رہے ہیں۔ ترک آج تک کیوں تباہ نہیں ہوئے۔ کیا ان کی بدکاریاں ایران، مراکش اور ہندوستان کے بادشاہوں لکھنؤ کے نوابوں، الجزائر اور ٹیونس کے رئیسوں سے کم تھیں ہرگز نہیں بلکہ یہ اُن سے بڑھ کر تھے جس طرح یہ دین سے دُور اور بے بہرہ تھے وہ نہیں تھے لیکن ان کے قائم رہنے کی یہی وجہ تھی کہ یہ اپنے آپ کو مکہ اور مدینہ کی طرف نسبت کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ان کی آج تک محافظت کی ہے ورنہ یہ کبھی کے مٹ گئے ہوتے۔ سو یہ ان کے محافظ نہیں ہیں بلکہ خدا نے ان کی وجہ سے اب تک ان پر رحم کئے رکھا ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا ہے اور ان کو وفاداری کا بہت عمدہ بدلہ دیا ہے کہ گورنمنٹ روس اور فرانس سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ متبرک مقامات کا ادب ملحوظ رکھیں گے۔ لیکن اگر یہ حکومتیں برطانیہ کی بات نہ بھی مانیں تو ہم اس خدا کے ماننے والے ہیں جو زندہ ہے اور اپنے متبرک مقامات کی خود حفاظت کر سکتا ہے۔ پس اگر ایک طرف مصیبت کا وقت ہے تو دوسری طرف انعام و اکرام کا بھی وقت ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ دونوں

پہلو اکٹھے ہوں انسان کو بہت ڈرنا چاہیئے کہ نہ معلوم غفلت ہو جائے جس کی وجہ سے بلا کا پلّہ بھاری ہو جائے اور انعامات ہٹا لئے جاویں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ احمدی احمدی کس طرح ہو سکتا ہے جس کے دل میں اس وقت بھی یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اسلام کے پھیلنے اور ان لوگوں سے اسلام کے محفوظ رہنے کے لئے جو کہ اس کی نسبت برے خیالات رکھتے ہیں دعائیں کرے۔ ہمارے پاس سوائے دعا کے اور کوئی چیز نہیں جس سے ہم اسلام کو بچا سکیں۔ اور اگر ہم خدا تعالیٰ کو اپنا معین و مددگار نہیں بنائیں گے تو اور کون سا ذریعہ ہے جس سے اسلام پھیل سکتا ہے؟ پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو تا کاٹے نہ جاؤ اور اخلاص پیدا کرو تا بڑھائے جاؤ۔ دنیا کی نظروں میں تم قلیل ہو لوگوں کی نظروں میں تم عزت، حکومت اور مال کے لحاظ سے حقیر ہو مگر باوجود اس کے تمہارے پاس وہ کچھ ہے جو اور کسی کے پاس نہیں ہے تمہارا وہ خدا ہے جس کے قبضہ میں لوگوں کے دل ہیں۔ دلوں کی حکمرانی کے مقابلہ میں تلوار کی بادشاہت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ تم اگر نیکی اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ کیا خدا تعالیٰ کے اختیار میں نہیں ہے کہ جو قوم تم پر حکمران ہے اسی کو مسلمان کر دے یہ میرا خیال ہے اور مسیح ناصری کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ حاکم قوم نے اس کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اب بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یورپ اسلام قبول کرلے گا اور وہی قوم جو تم پر حاکم ہے ایک وقت تمہاری شاگرد ہو کر تم سے دین سیکھے گی۔ لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو، غفلت اور سستی کو چھوڑ دو اور لغو بحثوں سے احتراز کرو۔ اور ایسی مجلسیں جن میں ہنسی اور مخول ہوتا ہو، ترک کردو۔ اور اپنے دلوں کو نرم کرو بلکہ پگھلا لو۔ کیونکہ پگھلی ہوئی چیز کو جس سانچے میں ڈھالا جائے اسی میں ڈھل جاتی ہے۔ جن لوگوں کے دل سخت ہوتے ہیں انکو خدا متقیوں کے سانچے میں نہیں ڈھالتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو ڈال دو۔ ایک بچہ جس وقت ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا سکتا اسوقت ماں باپ اس کی فکر کرتے ہیں اور اس کی ہر طرح سے نگہداشت کرتے ہیں۔ تم بھی خدا تعالیٰ کے آگے اِسی طرح اپنے آپ کو ڈال دو۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے تا کہ تمہارے بولنے اور کہنے کی بھی ضرورت نہ رہے۔ اور خدا تعالیٰ خود ہی تمہارے لئے سامان پیدا کر دے۔

میری یہ باتیں روز کی باتیں نہ سمجھو۔ ان سے نصیحت حاصل کرو۔ اگر تم نصیحت حاصل کر لو گے تو بہت جلدی کامیاب ہو سکتے ہو، ورنہ یاد رکھو ذلیل ہو جاؤ گے۔ آج تمہارے لئے

بہت عمدہ موقع ہے اگر تم نے اس کو رائیگاں جانے دیا تو پھر بہت مشکل سے تم کو ترقی نصیب ہوگی۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا کوئی اور ہی جماعت کو کامیابی عطا کرنے کیلئے چُن لے جو اسلام کا بول بالا کرنے والی ثابت ہو۔تم غفلت اور سستی کو چھوڑ دو۔ یہ بہت نازک موقع ہے اس لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔اور ایسے وقت میں جس طرح اخلاص سے دعائیں نکل سکتی ہیں اور وقتوں میں نہیں نکلتیں۔پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔تمہارے لئے رستہ بالکل صاف ہے۔دوسرے لوگ آج کل دلائل دے رہے ہیں کہ چونکہ ترکوں نے پہلے جنگ شروع کی ہے اس لئے ہم ان سے بے زار ہیں اور ان سے ہمدردی نہیں رکھتے۔مگر ہمیں ہرگز کوئی دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں مسیح موعودؑ نے قبل از وقت بتلا دیا ہوا ہے کہ مجھے ترکوں کے امراء اور حکمرانوں کی حالت اچھی نظر نہیں آتی۔ یہ لوگ گندے اور بدکار ہو گئے ہیں اور میں ان کی تباہی دیکھ رہا ہوں۔آج اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے دن آ گئے ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ ترکی کا بادشاہ خلیفۃ المسلمین ہے۔لیکن تمہارے لئے کتنی آسان بات ہے کہ تم نے ایک خلیفہ کو مانا ہوا ہے تو دوسرا کہاں سے آ سکتا ہے اس لئے تمہیں کسی قسم کے دلائل دینے کی ضرورت نہیں کہ ہمیں کیوں ٹرکی سے تعلق نہیں ہے۔تمہیں مسیح موعودؑ کی وہ پیشگوئی نہیں بھول سکتی جو ۱۸۹۷ء میں آپ نے کشف کے ذریعہ بیان فرمائی تھی کہ میں ترکوں کی حالت اچھی نہیں دیکھتا وہ بدکاریوں میں مبتلاء ہیں [۶] پھر آپ نے خود ہی سوال اٹھایا کہ کوئی کہے کہ وہ تو محافظ حرمین شریفین ہیں وہ نہیں ہیں اور خلیفۃ المسلمین زبانی کہہ دینا اور بات ہے لیکن ان سے دین کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچ رہا ہے۔تمہارے سامنے آج بھی یہ الفاظ وہی حقیقت رکھتے ہیں جو اس وقت رکھتے تھے اس لئے تمہارے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ہاں یہ بھی یاد رہے کہ جہاں تمہارے لئے اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ایمان تازہ ہوئے ہیں وہاں تم میں یہ درد بھی پیدا ہونا چاہیئے کہ دعاؤں میں لگ جاؤ کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ترقی عطا فرمائے۔

پس تم اپنے دلوں کو اس قابل بنا لو کہ وہ خدا تعالیٰ کے افضال کے جاذب ہو جائیں اور تم پورے اور پکّے مومن بن جاؤ۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کبھی پکے مومن کو ضائع نہیں کرتا۔کبھی ضائع نہیں کرتا کبھی ضائع نہیں کرتا۔خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ دے تا کہ تم میری ان باتوں کی کنہ اور حقیقت تک پہنچو اور سرسری اور ظاہری نظر سے ان کو نہ دیکھو۔اس وقت تمہارے لئے

ایک طرف زہر اور دوسری طرف تریاق ہے۔ایک طرف خدا تعالیٰ کے انعام ہیں ۔اور دوسری طرف ہلاکت کا پیالہ ہے تم اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ خدا تعالیٰ اپنے انعام تم پر نازل کرے اور ہلاکت کا پیالہ تم سے ٹال دے۔اے خدا! تجھ کو سب قدرتیں ہیں تو ہم سے ایسا ہی کر۔

(الفضل ۱۲۔نومبر ۱۹۱۴ء)

۱؎ الرّعد:۱۲ ۲؎ الحج:۱۱

۳؎ مہر منیر مؤلفہ فیض احمد فیض جامع غوثیہ گولڑہ صفحہ ۳۴۔

۴؎ متی باب ۱۱ آیت ۱۱ تا ۱۴ (مفہومًا) برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور ۱۹۴۳ء

۵؎ الفیل:۲تا۶

۶؎ تذکرہ صفحہ ۳۰۱۔ایڈیشن چہارم